جلد ۳۴ | ۱۸ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش | ۱۷ رجب ۱۳۶۵ھ | ۱۸ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۴۱

162

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۸ بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج ایک مشاورتی کمیٹی کی وجہ سے حضور ملاقات کے لئے وقت نہ دے سکے۔ حضور نے بعد نماز مغرب مجلس مذہب و سائنس کے جلسہ میں شمولیت فرمائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

- سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- آج صبح کی گاڑی سے نواب زادہ محمد احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ شملہ تشریف لے گئے۔

- ممبران تحقیقاتی کمیشن نے آج بھی دفتر محاسب کا معائنہ کیا۔ اور شام کی گاڑی سے جناب میاں غلام محمد صاحب اختر فیروز پور اور جناب بابو عبد الحمید صاحب آڈیٹر لاہور تشریف لے گئے۔

اشاعت اسلام اور اسلامی حکومت

(از ایڈیٹر)

اسلام کی اشاعت وحفاظت سے غافل علماء اور لیڈر اپنی اس غفلت اور کوتاہی کی حمایت میں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کیا کرتے ہیں کہ ہم دنیا میں کامل آزادی حاصل کرنے اور اپنی حکومت قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ جب تک دوسروں کی حکومت کا جوا ہماری گردن پر رکھا ہوا ہے ہم غلام ہیں۔ اور کوئی غلام مومن نہیں ہو سکتا۔ پھر جب تک اپنی حکومت قائم نہ ہو۔ اس وقت تک شریعت اسلامیہ کا نفاذ ممکن نہیں۔ پس پہلے ضروری ہے کہ آزادی حاصل کی جائے۔ اور اپنی حکومت قائم کی جائے۔ پھر تبلیغ واشاعت اسلام کی طرف توجہ دی جا سکیگی۔ اس وقت اسلام کی حفاظت واشاعت کچھ مشکل نہ ہو گی۔ ہم پوری آزادی کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کر سکیں گے اور شریعت اسلامیہ کے احکام نافذ کر سکیں گے

لیکن یہ جو کچھ کہا جاتا ہے عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ دراصل ان علماء کہلانے والوں اور مسلمانوں کی راہ نمائی کا دعوےٰ کرنے والوں کے دلوں میں نہ تو اسلام کی قدر ومنزلت ہے۔ اور نہ اسلام سے لگاؤ اور واقفیت۔ اس لئے وہ نہ تو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچیگی کی آڑ لے کر اپنے آپکو بری الذمہ قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں گویا نہ ان کی حکومت قائم ہوگی۔ اور نہ وہ تبلیغ اسلام وحفاظت اسلام کیطرف متوجہ ہونگے۔

اس قسم کی ذہنیت رکھنے والے لوگ اگر غور کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ اسلام دنیا میں حکومت قائم کرنے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی مخلوق کو صراط مستقیم دکھانے اور خدا تعالےٰ کی معرفت عطا کرنے کے لئے آیا۔ آگے جب دنیا نے اپنی طاقت اور حکومت کے ذریعہ اس مقصد کے رستہ میں روک بننے کی کوشش کی۔ تو خدا تعالےٰ نے اس روک کو ہٹانے کے سامان پیدا کر دیئے۔ اور اس طرح حکومت بھی مسلمانوں کے ہاتھ آگئی۔ ورنہ مسلمانوں کی زندگی کا اصل مقصد اور مدعا دنیا میں حکومت قائم کرنا نہ تھا۔ اور نہ اسلام کی اشاعت کا انحصار حکومت اور سلطنت پر خدا تعالےٰ نے رکھا۔ اگر ایسا کیا جاتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام لمبا سال کفار کے شدید مظالم کا کیوں نشانہ بنتے اور کیوں ہر قسم کی مشکلات۔ تکالیف اور رکاوٹوں کے باوجود دن رات تبلیغ اسلام میں مصروف رہتے۔ انہیں چاہیئے تھا کہ سب سے پہلے اپنی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرتے۔ اور جب پوری طرح تسلط ہو جاتا۔ تو تبلیغ اسلام کیطرف متوجہ ہوتے۔

تعجب ہے کہ اشاعت اسلام کے مقابلہ میں حکومت قائم کرنے کے خواہشمند اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ اہل عرب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حکومت خود پیش کی تھی۔ اور سب نے ملکر کہا تھا کہ ہم آپ کو اپنا حاکم بنانے کے لئے تیار ہیں۔ آپ اسلام کی تبلیغ نہ کریں۔ مگر آپ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ حکومت تو کیا اگر آپ لوگ سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیں۔ تو بھی تبلیغ اسلام سے باز نہیں رہ سکتا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اسوۂ حسنہ سامنے ہو تو پھر تبلیغ اسلام کا نام تک نہ لینا۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کرنا کہ ہم پہلے حکومت قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پھر تبلیغ کیطرف متوجہ ہونگے کیونکر کسی مومن کا کام ہو سکتا ہے

پھر اگر اسلام سے بُعد اور بے تعلقی اس قسم کی روشن حقیقت کے دیکھنے میں حائل ہے تو یہ معلوم کرنے میں کیا مشکل ہے کہ اس وقت جن ممالک میں مسلمانوں کی حکومتیں قائم ہیں وہاں اسلام کی ترویج اور تبلیغ کے لئے کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اگر ان حکومتوں کی طرف سے دنیا میں اسلام کی تعلیم کی برتری ثابت کرنے کی کوشش جاری ہو۔ اسلام کی صداقت پیش کی جاتی ہو۔ اسلامی تعلیم پر عمل کر کے اسکی فضیلت پیش کی جاتی ہو۔ تو بے شک ہندوستان کے علماء اور دوسرے مسلمانوں کی بھی یہ خواہش قابل قدر سمجھی جا سکتی ہے۔ کہ ہم بھی حکومت حاصل کر لیں۔ تو تبلیغ اسلام کرینگے۔ لیکن جب ان ممالک میں جہاں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ اسلامی احکام اور اسلامی شریعت کی حالت ہندوستان کے مسلمانوں سے بھی بدتر ہے تو پھر حکومت کے ساتھ تبلیغ اسلام کو وابستہ کرنا عبث کیا بیہودگی ہے۔

اس بات کو وضاحت کے ساتھ اخبار "کوثر" (۱۳ جون ۱۹۴۶ء) نے حسب ذیل سطور پر بیان کیا ہے۔ "مسلمان ملت سے اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ وہ اسلام سے دور قرآن سے بیگانہ اور شریعت سے لاپرواہ اس لئے ہو گئے ہیں کہ غالب و قہار طاقتوں نے ان کے ہاتھ پیر باندھ دیئے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اگر اقتدار ان کے ہاتھ میں آجائے۔ تو وہ زمین کے سینے میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں۔ اور اسلامی حکومت علی منہاج النبوۃ قائم کر دیں۔ حالانکہ یہ خوش فہمی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس جنت الحمقاء میں بسنے والے واقعات کی دنیا کی ایک جھلک دیکھنے سے بھی کتراتے ہیں۔ کہ مبادا ان کی خیالی جنت حقائق کی چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے۔

ڈاکٹر ناظم صاحب (محکمہ آثار قدیمہ۔ لاہور) حال ہی میں ایران وعراق کے سفر سے واپس ہوئے ہیں۔ انہوں نے ان "اسلامی حکومتوں" کی اسلام دوستی کو مولانا سید سلیمان ندوی کے سامنے اس طرح بیان فرمایا۔

"ان دونوں ملکوں کے مسلمانوں اور مسلمان ہوٹلوں کے لئے اب شراب اور خنزیر گویا حرام ہی نہیں انا للہ"

یہ ہیں مسلمانوں کی اسلامی حکومتیں جن کے صدر مسلمان ہیں اور جن کے کارندے سارے کے سارے مسلمان جو آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ہیں۔ اور جن کے ہاتھوں میں دولت۔ اقتدار اور وہ سب کچھ ہے جس کی حسرت میں ہندوستانی مرے جا رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اقتدار کے حاصل ہوتے ہی وہ شاہراہ اسلام پر سرپٹ دوڑنے لگیں گے۔"

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۱۵ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش مطابق ۱۵ جون ۱۹۴۶ء

بچوں کی تربیت

فرمایا - میں نے پہلے بھی نصیحت کی تھی۔ کہ بچے جو نماز ختم ہوتے ہی کود کر آگے آجاتے ہیں۔ جس سے لوگوں کی نماز میں خلل پڑتا ہے۔ انہیں روکنا چاہیئے۔ بچے تو بچے ہی ہیں۔ دراصل یہ یہ اساتذہ کا کام ہے۔ کہ وہ بار بار دین کے مسائل کھول کھول کر انہیں بتاتے رہیں۔ حتیٰ کہ راسخ ہو جائیں۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے اصول بنا کر بار بار اپنے جلسوں میں سناتے رہیں۔ نہ صرف جلسوں میں بلکہ ہر ایسے موقعہ پر جبکہ وہ ہاتھ سے کام کر رہے ہوں۔ ساتھ ساتھ اس قسم کے مسائل بھی سناتے جائیں۔ ادھر وہ مٹی ڈالتے جائیں۔ ادھر مسائل ان کے ذہن نشین ہوتے جائیں۔ اس طرح درس بھی ہوتا رہے گا اور کام بھی جاری رہے گا۔

نماز میں وقار

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے دوڑ کر نماز میں شریک ہونے سے اسی حکمت کے ماتحت منع فرمایا ہے۔ کہ ایک تو یہ بات وقار کے خلاف ہے۔ اور ہے بھی معیوب۔ دوسرے اس سے سبقت کی اصل روح پیدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ بعد میں آکر چالاکی سے آگے نکلنے کی کوشش میں دوسروں کا حق غصب ہوتا ہے۔ ثواب تو اللہ تعالیٰ نے دینا ہوتا ہے۔ اور وہ خوب جانتا ہے کہ فلاں شخص چالاکی سے آگے بڑھ کر آیا ہے۔ اس طرح نماز کا ثواب بھی نہیں ملتا۔ کیونکہ نماز میں یہ خیال رہتا ہے۔ کہ کب نماز ختم ہو اور میں آگے دوڑ کر جاؤں۔ اساتذہ کا فرض ہے کہ اس قسم کی باتیں بچوں کے ذہن نشین کرتے رہیں۔

صداقت کی تلاش

اس کے بعد حضور نے پروفیسر ارشاد واعظ صاحب کی طرف ملتفت ہوتے ہوئے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی شبہ ہو تو بیان کریں۔ پروفیسر صاحب نے کہا۔ کہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نے اس وقت تک میرے سب شبہات رفع کر دیئے ہیں۔ اگر کوئی ہوا تو عرض کرونگا۔

حضور نے فرمایا۔ یہ پروفیسر صاحب پیدائشی طور پر تو عیسائی ہیں۔ لیکن نسلاً مسلمان ہیں۔ قدرتی طور پر ان کے دل میں سوال پیدا ہوا۔ کہ میں جس مذہب کو مانتا ہوں۔ اسے کیوں مانتا ہوں اس کے لئے وہ تحقیق میں مصروف ہو گئے۔ مگر کسی جگہ ان کی تسلی نہ ہوئی۔ یہ ایک طبعی جذبہ تھا۔ جو ہر انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ جس صداقت کو وہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ آیا وہ صداقت ہے بھی یا نہیں۔ جو شخص نسلاً کسی مذہب کو مانتا ہے۔ خواہ وہ سچا ہی کیوں نہ ہو۔ اس کا اسے ثواب نہیں ملتا۔ ثواب تو ایسے وقت ملیگا۔ جب وہ تحقیق کر کے اسے قبول کرے گا۔ جو شخص عادتاً کوئی کام کرتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور وہ ایک عادت ہی لکھی جائے گی۔ اور عادت میں کوئی ایسی خوبی نہیں پائی جاتی۔ اگر اسے کسی اور بات کی عادت ڈالی جاتی۔ تو وہ وہی کرتا رہتا۔ جس طرح مشینری کام کرتی ہے۔ اسی طرح وہ عادتاً کام کرتا ہے۔ دراصل اسی وجہ سے تمام مذہبی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ کہ لوگ خود تحقیق نہیں کرتے۔

فطرت کے اس تقاضا کے بعد دوسرا قدم یہ ہے۔ کہ ہدایت قبول کی جائے۔ اور صداقت اختیار کی جائے۔ مگر ایک بڑی روک اس راہ میں یہ حائل ہوتی ہے۔ کہ وہ چیز جو عادتاً اختیار کی ہوتی ہے۔ اس پر یقین ہوتا ہے۔ کہ درست اور صحیح ہے۔ اور لوگ اس میں اس قدر راسخ ہو جاتے ہیں۔ کہ بطیب خاطر اس کو ترک نہیں کر سکتے۔ ان باتوں کے متعلق جنہیں کوئی عادتاً سچا سمجھتا ہے۔ وہ غلط ثابت ہونے پر ردِ عمل کے طور پر اس کی طبیعت میں شک پیدا ہو جاتا ہے۔ جو اسے ہدایت سے محروم کر دیتا ہے۔ پہلے مقام کو تو غلط سمجھ کر چھوڑ دیا۔ مگر دوسرا مقام حاصل نہیں ہوتا۔ یا اس پر مطمئن نہیں ہوتا۔ ایسے آدمی کو بہت ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔ جس مذہب کو بھی قبول کرنے لگے گا۔ اس کی طبیعت میں شک پیدا ہوگا۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ یہ تلاش کرے۔ کہ آیا دنیا میں صداقت ہے بھی یا نہیں۔ قطع نظر اس سے کہ اسلام سچا ہے عیسائیت سچی ہے یا یہودیت۔ صداقت کی تلاش سے اس کی طبیعت میں شک کا ردِ عمل پیدا ہو جائے گا۔ اور آہستہ آہستہ اس کا شک رفع ہو جائے گا۔ اور جب شک رفع ہوگا۔ تو نہایت آسانی سے سچے مذہب کو پہچان لے گا۔

دجال کے متعلق پیشگوئی کا پورا ہونا

آج میں یہ بیان کرنا چاہتا تھا۔ کہ پیشگوئیاں اپنے اندر عجیب رنگ رکھتی ہیں۔ قبل از وقوع ان کا سمجھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ پوری ہوتی ہیں۔ تو عقل محوِ حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ کس صفائی سے پوری ہوئیں۔

دجال اور مسیح کی جو پیشگوئیاں حدیثوں میں درج ہیں۔ ان کے سمجھنے میں پہلے مسلمانوں نے بہت ٹھوکریں کھائیں۔ کیونکہ ان کا پورا ہونا موجودہ زمانہ میں مقدر تھا۔ اور اسی زمانہ کے لئے مخصوص تھیں۔ اور آج وہ اس صفائی سے پوری ہو رہی ہیں۔ کہ حیرت آتی ہے۔

جس طرح مسیح کے دو نام مسیح اور مہدی ہیں۔ اسی طرح دجال کے بھی دو نام ہیں۔ دجال اور یاجوج و ماجوج۔ ان دونوں کی آمد کے لئے ایک ہی وقت مقرر تھا۔ مگر مسلمان انہیں علیحدہ علیحدہ زمانوں میں اور الگ الگ وجودوں میں تلاش کرتے رہے۔ اسی وجہ سے انہیں ٹھوکریں کھانی پڑیں۔ وہ ظاہری طور پر دجال کو تلاش کرتے رہے۔ مگر ان کو وہ مزعومہ دجال نظر آیا نہ مسیح۔ اور نہ دجال کو دیکھ کر ردِ عمل پیدا ہوا۔ اور نہ مسیح کو دیکھ کر ایمان حاصل ہوا۔ دجال کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ ساری دنیا پر پھیل جائے گا۔ اب یہ صاف ثابت ہے۔ کہ وہ قوم جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ وہ عیسائی ہی ہے۔ پھر دجال کے متعلق یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ وہ مارے گا اور زندہ بھی کرے گا۔ چنانچہ اس قوم کو یہ دونوں خصوصیتیں حاصل ہو گئی ہیں۔ اٹیم بم مجسم موت ہی موت ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ کہ امریکہ جیسے وسیع ملک کے لئے صرف بیس بم کافی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی زندگی کے سامان بھی پیدا کئے جا رہے ہیں۔ ارجنٹائن سے آج یہ خبر آئی ہے۔ کہ ایک ڈاکٹر نے ایسی دوا ایجاد کی ہے۔ جس سے مرجھایا ہوا پھول بالکل تر و تازہ ہو گیا۔ اور مردہ انسانوں پر اس کا تجربہ کیا گیا۔ تو وہ زندہ ہو گئے۔ اسی طرح روس کے ایک ڈاکٹر نے ایسی دوا ایجاد کی ہے۔ جس سے آدمی بیس تیس سال زیادہ زندہ رہ سکتا ہے۔ یہ چیزیں صاف بتا رہی ہیں۔ کہ زندہ کرنے کا عمل بھی اسی قوم کے پاس ہے۔ مارنے کا تو پہلے ہی تھا۔

اس کے مقابلہ میں حضرت مسیحؑ نے جو پیشگوئیاں کیں۔ وہ بھی نہایت صفائی کے ساتھ خارق عادت طور پر پوری ہوئیں۔ پہلے انبیاءؑ کی پیشگوئیاں جو ان کے زمانہ میں پوری ہونے والی نہیں ہوتیں مجمل ہوتی ہیں۔ مگر جس زمانہ میں پوری ہوتی ہیں۔ اس وقت نہایت تفصیل کے ساتھ کسی فرستادہ کے ذریعہ دوہرائی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح ناصری ہونے تو صرف اتنا کہا تھا کہ مری پڑے گی اور زلزلے آئیں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ فرمایا "اصل پیشگوئی کی عظمت دو طرح ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ پہلے وہ بات کبھی نہ ہوئی ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ قریب کے زمانہ میں واقع ہو جائے۔" زلازل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں اسی قسم کی ہیں۔ کہ حضورؑ کے پیشگوئی فرمانے سے ڈیڑھ دو سو سال قبل ہندوستان میں کبھی ایسا زلزلہ نہ آیا تھا۔ مگر پیشگوئی کے چند ماہ کے بعد کانگڑہ کا زلزلہ آیا۔ اور پھر پے در پے آتے چلے گئے۔ اسی طرح روس کی بادشاہت تباہ ہونے کے متعلق آپؑ نے جو پیشگوئی فرمائی۔ وہ نہایت وضاحت سے پوری ہوئی۔

اصل بات یہی ہے کہ جب زمانہ دور ہوتا ہے تو مجمل الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن جس کے زمانہ میں پیشگوئی پوری ہونی ہوتی ہے وہ تفاصیل بیان کرتا ہے۔ اگر وہ تفاصیل بیان نہ کرے تو پیشگوئیوں کو لوگ سمجھ نہ سکیں۔ موجودہ زمانہ میں اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف نہ لاتے تو یہ پیشگوئیاں مجمل ہی رہتیں۔ اور ہم سمجھ نہ سکتے۔

سٹرائیک میں شریک نہیں ہونا چاہیئے

اذان کے بعد ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ فورسز میں عام طور پر سٹرائیک ہوتی رہتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حکام ناقابل برداشت مظالم توڑتے ہیں ان کی تاب نہ لا کر مجبوراً خلاف آواز بلند کرنی پڑتی ہے۔ اور یہ [illegible] کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ ایسی حالت میں حضور کے غلاموں کو کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا۔ اصل فتویٰ تو حضرت مسیح موعود علیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون (مغربی افریقہ) احمدیہ مشن کی سالانہ تبلیغی رپورٹ

از یکم مئی ۱۹۴۵ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء

163

دوران سال میں قریباً چھ ہزار میل میں تبلیغ اسلام کی گئی

مخالفین کے شدید مظالم اور احمدی احباب کا قابل تعریف اخلاص

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج سیرالیون مشن)

خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کو افریقہ کے مختلف ممالک میں جو غیر معمولی کامیابی ہو رہی ہے۔ اس پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے حال ہی میں لکھا تھا کہ وہاں احمدیت کو پیش نہیں کیا جاتا۔ بلکہ احمدی مبلغ اپنے آپ کو عام مسلمان ظاہر کرتے۔ اور وہاں کے لوگ ان کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ افریقہ میں تبلیغ احمدیت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مگر مولوی صاحب اور ان کے ہم خیال ذیل کی رپورٹ پڑھ کر دیکھیں۔ کہ وہاں کے لوگ احمدیت کے لئے کس قدر تکالیف اور مشکلات برداشت کر رہے۔ اور باوجود اس کے اخلاص کا کیا اعلےٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔

دراصل خدا تعالےٰ احمدی مبلغین کو باوجود ان کی بے سروسامانی کے محض اپنے فضل سے غیر معمولی کامیابی عطا کر رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور بیش از بیش کامیابی عطا کرے۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سیرالیون مشن بفضلہ تعالےٰ افریقہ کے اہم احمدیہ مشنوں میں سے ہے۔ اور باوجود بعض مالی اور سیاسی مشکلات کے روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مدحانی توجہ اور دعائیں اس طرف خاص طور پر مبذول ہیں۔ چنانچہ دوران سال میں خاکسار کی درخواست پر حضور عالی نے یہاں کی تبلیغی ضروریات کے پیش نظر تین اور مبلغ ارسال فرمائے ہیں۔

خاص چندے

دوران سال میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک کے مطابق قرآن کریم کے سات زبانوں میں ترجمہ کے لئے یہاں جماعتوں اور بعض غیر احمدیوں سے بھی تقریباً ۴۰ پونڈ کے قریب چندہ جمع کیا گیا۔ جو بذریعہ ڈاک حضور کو ارسال کیا۔ اس کے علاوہ بُو احمدیہ مسجد کے لئے گزشتہ سال کے جمع شدہ چندے کے علاوہ ۷۰ پونڈ جمع کئے جن میں سے ۴۰ پونڈ دوران سال میں مکرم مولانا شمس صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن نے وہاں کی جماعت کی طرف سے روانہ فرمائے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہ مسجد اب بالکل تیار ہو چکی ہے۔ اور باوجود چھوٹی ہونے کے بفضلہ تعالےٰ سیرالیون پروٹیکٹوریٹ کی جملہ مسجدوں میں سے اچھی اور نہایت خوبصورت ہے۔ اور اسکے تعمیری کام کا اکثر حصہ خاکسار اور چودھری احسان الٰہی صاحب اور جماعت کے افراد نے اپنے ہاتھوں سر انجام دیا۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

فتح پر تاریں

یورپ میں جنگ کے اختتام پر شکریہ کے طور پر جماعت کیطرف سے یہاں ایک جلسہ کیا گیا جس میں جنگ کے حالات اور جنگ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیشگوئیاں اور ان کا پورا ہونا بیان کیا گیا۔ اور دعا کی گئی۔ اس کے علاوہ حسب قرارداد بادشاہ سلامت جارج ششم اور گورنر آف سیرالیون کو مبارکباد کی تاریں دی گئیں۔ نیز سیرالیون گورنمنٹ کے دیگر تمام افسروں کو بذریعہ خطوط مبارکباد دی۔ چنانچہ بادشاہ سلامت اور گورنر صاحب بہادر نے نیز سب افسروں نے جواباً جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

احمدیوں پر مظالم

دوران سال میں دو پیراماؤنٹ چیفوں کیطرف سے ہماری بعض مخلص جماعتوں کو بہت تنگ کیا جاتا رہا۔ چنانچہ جون کے شروع میں ایک قصبہ مانو دا کے چیف نے احمدیوں کو نہ صرف علیحدہ باجماعت نماز ادا کرنے اور اپنی مسجد بنانے سے منع کر دیا۔ بلکہ احمدی امام کی جبکہ وہ دیگر احباب کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا سخت بے عزتی کی۔ پھر قید کر دیا اور دو تین احمدیوں کو خواہ مخواہ اس بناء پر بھاری جرمانے کر دیئے۔ کہ انہوں نے اپنے برآمدوں میں نماز ادا کی۔ اسی طرح ایک قصبہ باڈو کے چیف نے ہمارے امام کو محض مذہبی دشمنی کی بناء پر ننگا کر کے چودہ دن تک قید میں رکھا وہاں کی احمدیہ مسجد احمدیوں سے چھین لی۔ اور وہاں کے دو بڑے بڑے احمدیوں کو ۱۴ پونڈ جرمانہ کر دیا۔ جو انہیں اسی وقت ادا کرنا پڑا۔ ان تمام حالات کو تفصیل بذریعہ خطوط اور ذاتی ملاقاتوں کے ہم نے متعدد بار ڈسٹرکٹ کمشنروں کے سامنے پیش کیا۔ مگر تسلی بخش شنوائی نہ ہوئی۔ بلکہ فیصلوں میں چیفوں کی صریح طور پر حمایت کی گئی۔ اس سے ان کو اور بھی جرأت ہو گئی۔ اور انہوں نے مظالم میں پہلے سے زیادتی کر دی آخر ڈویژنل کمشنروں کے ہاں شکایت کی گئی۔ اور فیصلوں پر نظر ثانی ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں بعض جگہ جرمانے واپس کرانے کے بغیر ہی باہمی سمجھوتہ کی کوشش کی گئی۔ اور بعض جگہ ادا شدہ جرمانوں میں سے نصف احمدیوں کو واپس مل گیا۔ گو اس کشمکش اور تکلیف میں جو متواتر چھ ماہ کے قریب جاری رہی۔ دس بارہ احمدی مرتد ہو گئے۔ مگر باقیوں نے خوب اچھی طرح ثابت قدمی اور اخلاص سے تکالیف برداشت کیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں ترقی دے۔ آمین

باڈوماہوں کا مشن

اسی طرح باڈوماہوں جو میںڈے علاقہ میں ہمارا سب سے پہلا مرکز تھا۔ اور جہاں ہمارا ایک سکول بھی تھا۔ وہاں بھی اس سال شدید مخالفت ہوئی۔ گو اس علاقہ کے چیف اور دوسرے لوگ ہمارے ہمیشہ ہی دشمن رہے۔ اور ہمیشہ ہمیں اور دوسرے احمدیوں کو تنگ کرتے رہے۔ اور جھوٹے مقدمات بنا کر جرمانے وصول کرتے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے چھ سات دفعہ ہمیں ڈی سی کے ہاں ان کی شکایت کرنی پڑی۔ مگر اس دفعہ انہوں نے بعض نہایت کمینے طریقوں سے احمدیوں کو تکالیف دینی شروع کیں۔ اور بعض کو بدنی طور پر مارنے سے بھی گریز نہ کیا۔ بن بنا پر اور اس لئے بھی کہ اب وہاں سونے کی کانوں کا کام بند ہو چکا ہے۔ ہمارے تقریباً سارے کے سارے احمدی باڈوماہوں سے ہجرت کر کے بوئیں آ گئے ہیں۔ اس کے بعد ان دشمنوں نے جن میں بعض منافقین اور ایک شامی بھی شامل تھا۔ ہمارے طالب علموں اور ٹیچروں پر جھوٹے الزام لگا لگا کر جرمانے وصول کرنے شروع کئے۔ جو عملی طور پر مجھے ہی ادا کرنے پڑتے تھے۔ نیز انہیں قیدوں میں ڈال دینے اور ذلیل کر کے چیفڈم سے نکال دینے کی دھمکیاں دی گئیں۔ ایک معمولی سی بات پر ہمارے سکول کے ہیڈماسٹروں کو سر بازار مارا گیا۔ اس کے علاوہ انہی دنوں اس گاؤں میں چیچک کی بیماری نہایت زور سے پھیل گئی۔ اور ہمارے طالب علموں میں سے بھی دو تین کو ہو گئی۔ اور خطرہ تھا۔ کہ تمام سکول کو نہ ہو جائے۔ اس لئے جماعت کے دوستوں اور ایجوکیشن افسر سے مشورہ کر کے میں نے فروری ۱۹۴۶ء سے اس سکول اور مشن کو عارضی طور پر حالات بدلنے تک بند کر دیا اور تمام ٹیچروں اور طالب علموں کو بُو احمدیہ سکول میں منتقل کر دیا۔

چودھری احسان الٰہی صاحب کی شادی

چودھری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ جو نومبر ۱۹۴۴ء میں اس ملک میں تشریف لائے۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک میرے ساتھ رہ کر کام سیکھتے اور سمجھتے رہے۔ اور ہر کام میں میری مدد کرنے اور اکثر دوروں میں میرے ساتھ رہنے کے علاوہ اکیلے بھی دو تین دفعہ دورے پر گئے اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں وہ بہت سخت بیمار ہو گئے مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے اور حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کی برکت سے ایک ہفتہ کے بعد صحت یاب ہو گئے۔ صحت یابی کے بعد باجازت حضرت اقدس انکی مکرم مسٹر علی رودجرز امیر جماعت بو کی لڑکی سے شادی کی گئی جس کے بعد فوراً ہی انکو رد کو پر کے علاقہ کا انچارج بنا کر وہاں بھیجدیا گیا۔ جہاں انہوں نے اپریل ۱۹۴۶ء کے آخر تک کام کیا۔ اور رد کو پر سکول کی حالت بہتر بنانے کے علاوہ جماعت کو منظم کیا۔ اور باقاعدہ تربیت کی۔ اور ارد گرد کے علاقے کا دورہ کرتے رہے۔ اور ایک گاؤں مانڈونا می میں ایک نئی جماعت بھی قائم کی۔ اسکے علاوہ فری ٹاؤن میں بھی ایک ماہ کام کرتے رہے۔ اب انکو عارضی طور پر بو واپس بلا لیا گیا ہے۔

چودھری نذیر احمد صاحب کی آمد

اکتوبر ۱۹۴۵ء کے آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے سیرالیون کے لئے مقرر شدہ دوسرے مجاہد مکرم چودھری نذیر احمد صاحب رائے ونڈ ی تشریف لائے۔ کچھ دن میرے پاس ٹھہرنے اور مشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جماعت سے واقفیت پیدا کرنے کے بعد دو ہفتوں کے لئے بادو ماہوں احمدیہ سکول اور جماعت کی نگرانی وغیرہ کے لئے وہاں بھیج دئے گئے۔ جہاں سے وہ عید الاضحیٰ پڑھا کر اکٹھے دن میری ہدایت کے مطابق واپس "بو" آگئے۔ یہاں وہ نصف دسمبر تک میرے ساتھ مرکز میں رہے۔ جس کے دوران میں تقریباً روزانہ سکول جا کر نگرانی کرتے رہے۔ اور کچھ عرصہ پڑھاتے بھی رہے۔ اس کے علاوہ لوکل اور بیرونی ڈاک کے جوابات دینے اور جملہ خطوط اور ضروری سرکلرز وغیرہ ٹائپ کرنے اور روانہ کرنے میں میرا ہاتھ بٹاتے رہے۔ دسمبر کے آخری ہفتہ میں وہ میرے ساتھ مٹوتو کا اور بلگبور کا وغیرہ کے دورے کے لئے گئے اور اس طرح ضروری تجربات حاصل کرتے رہے۔ مٹوتو کا سے ان کو مع ایک مخلص احمدی ماتو اور جالہ اور لوبیبے کے علاقہ کی طرف بھیجا گیا۔ جہاں انہوں نے بعض پیرامونٹ چیفوں اور عیسائی نوجوانوں کو زبانی تبلیغ کے علاوہ کافی انگریزی لٹریچر فروخت کیا۔ وہاں سے پھر "بو" واپس آکر نصف جنوری تک وہاں اکیلے کام کرتے رہے۔ جبکہ میں بلگبور کا وغیرہ کے دورے میں مشغول تھا۔ اس کے بعد میں نے ان کو بذریعہ تار بلگبور کا بلایا اور ایک ہفتہ ان کے ساتھ رہ کر ان کو بلگبور کا سکول مشن اور جماعت میں کام کرنے کا طریق سمجھایا۔ اور پھر انہیں بلگبور کا اور مٹوتو کا دونوں مشنوں کا چارج دیکر واپس بو آگیا۔ وہ اس وقت سے لیکر اب تک وہاں کام کر رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہر کام محنت اور ہوشیاری سے کرتے ہیں۔

ڈائرکٹر آف ایجوکیشن اور پراونشل کمشنر صاحب بہادر کی آمد

فروری کے شروع میں مجھے بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے پھر بلگبور کا جانا پڑا۔ انہی دنوں جناب پراونشل کمشنر صاحب بہادر اچانک سکول میں آگئے۔ میں نے مع جناب چوہدری صاحب ان کا استقبال کیا۔ وہ تقریباً آدھ گھنٹہ سکول میں رہے۔ اور جملہ امور کا معائنہ کرتے رہے۔ آخر میں ان کو جماعت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں اور احمدیہ گیکنڈر اور "لائف آف محمد" بطور تحفہ پیش کی۔ انہوں نے سکول کی لاگ بک میں نہایت اچھے ریمارکس دیئے۔ اس کے بعد مارچ کے شروع میں جناب ڈائرکٹر آف ایجوکیشن مع انسپکٹر آف سکولز معائنہ کے لئے آئے اور بہت اچھا اثر لیکر گئے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ شروع اکتوبر ۱۹۴۵ء میں میری موجودگی میں گورنمنٹ کی طرف سے آفیشل طور پر اس سکول کا ۴ معائنہ ہؤا تھا۔ اور انسپکٹر صاحب نے سکول کے گورنمنٹ اسسٹڈ ہونے کی سفارش کی تھی۔ پھر اس دفعہ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن صاحب نے خود سکول کا معائنہ کیا۔ اور سکول کو گرانٹ دینا منظور کر لیا۔ الحمد للہ کہ اس سال ہمارا یہ [illegible]

لنڈن میں جشن فتح کی خوشیاں

نوے لاکھ اشخاص کا ہجوم

اسلام کی فتح کی امید اور اس کا انتظار

"الفضل" کے خاص نامہ نگار محترم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے احمدی مجاہد کے قلم سے

(۱)

وہ شان جس کا مظاہرہ ۸ رجون کو جشن فتح کے موقعہ پر لنڈن میں کیا گیا۔ الفاظ اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ پرشوکت نظارہ جو دیکھنے والوں کو نظر آیا۔ تصور اس کا نقشہ کھینچنے سے عاجز ہے۔ ہجوم کے اشتیاق کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ ہزارہا لوگ دو روز پہلے ہی ان سڑکوں پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ جہاں سے یہ تاریخی جلوس گذرنا تھا۔ کھانے کے لئے ان کے پاس کچھ پھل اور خشک کھانا تھا۔ پینے کے لئے دودھ چائے وغیرہ بوتلوں میں تھی۔ سونے کا انہیں فکر نہیں تھا۔ گو کمبل وغیرہ بعض نے ساتھ رکھ لئے تھے۔ انہوں نے دن اور رات انتظار میں بسر کیا۔ انتظار تھا انہیں ان فوجی کمانڈروں اور جرنیلوں کا جنہوں نے اپنے عزم اور استقلال اور دوربین نگاہ سے جنگ کا پلہ اتحادی فتح کی طرف پلٹنے میں حصہ لیا۔ انتظار تھا انہیں ان سپاہیوں کا جن کی شبانہ روز قربانیاں اور پیہم تکالیف اور مساعی فتح کے دن کو قریب لائیں۔ اور پھر انتظار تھا انہیں بادشاہ کا جو محبوب قوم ہے۔ اور جسے قوم بڑے سے بڑا اعزاز دیتی۔ اور حد درجہ احترام کرتی ہے۔ رات جاگنے اور سردی اور بارش میں باہر رہنے کے باعث سر گردانی یقینی تھی۔ چنانچہ ایک بازار فلیٹ سٹریٹ میں ایک بال کاٹنے والے کی دکان پر یہ اعلان لگا ہؤا دیکھا گیا۔ کہ آج یہاں رات جاگنے والوں کے لئے سر کی مالش کا انتظام ہے۔ تعجب ہے ان لوگوں کے حوصلہ اور صبر پر کہ بلا چون وچرا انتظار کر رہے تھے۔ منتظرین میں بچے بھی تھے اور بوڑھے بھی۔ عورتیں بھی اور مرد بھی۔ شہر کو اس خوبصورتی سے سجایا گیا کہ ایک چمن دکھائی دیتا تھا۔ یہاں کی ایک سٹریٹ جس کا نام وائٹ ہال ہے۔ اور جس میں برطانوی حکومت کے دفاتر ہیں۔ اسے سلطنت برطانیہ کی ہائی سٹریٹ کہتے ہیں۔ اس کی عمارات میں رنگا رنگ اور قسما قسم کے پھول اس خوبصورتی سے چنے گئے تھے۔ کہ اخبارات نے لکھا وائٹ ہال ایک باغ ہے۔ پھر مختلف قسم کے جھنڈے اور قیمتی قسم کا کپڑا استعمال کر کے دیواروں میں مختلف طرز کی سجاوٹیں کی گئیں۔

(۲)

نہ صرف ایک بازار بلکہ قریباً سارا شہر ہی بالخصوص وہ حصہ جہاں سے سامانِ جنگ اور سپاہ جنگ کے جلوس کے علاوہ بادشاہ کی سواری گذرنی تھی۔ اس میں تو کمال صنعت کاری کی گئی تھی۔ نوے لاکھ اشخاص کا ہجوم کشاں کشاں دور و نزدیک سے لنڈن میں جمع ہونا شروع ہؤا۔ حتیٰ کہ گلی کوچوں میں سے گذرنا مشکل ہو گیا۔ ٹریفک کی آمد ورفت دشوار تھی۔ انسانوں کا ایک سیلاب تھا۔ اس تعداد کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہمارے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد تیس ہزار شمار کی جائے۔ تو یہ ہجوم اس سے تین سو گنا تھا۔ ہم جب ہفتہ کے روز علی الصبح مال روڈ پر پہنچے۔ تو کوئی جگہ ایسی باقی نہ تھی۔ جہاں سے ٹھیک طور پر ہم نظارہ دیکھ سکتے۔ حالانکہ ابھی جلوس کی آمد میں دس گھنٹے سے زیادہ وقت باقی تھا۔ آخر بڑی مشکل سے جگہ بنائی۔ ابھی رات کا کچھ حصہ باقی تھا۔ اور سڑک پر ایک طوفان بے تمیزی برپا تھا۔ یہاں ہجوم کے سب سے زیادہ ہونے کی وجہ یہ تھی۔ کہ یہاں ہی بادشاہ نے سلامی لینی تھی۔ اور شاہی محل اسی سڑک پر واقعہ ہے۔ پولیس انتظام میں مصروف تھی۔ لیکن ایک بیچارگی کے عالم میں۔ بھلا اتنا بڑا ازدہام کس طرح قابو میں آسکتا تھا۔ تاہم یہ لوگ جہاں صابر ہیں وہاں نظام کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ الا ماشاءاللہ بعض بچے کسی پولیس افسر کے آنے پر اسے بھی مذاق کا نشانہ بنا لیتے اور وہ بیچارہ اپنا سا منہ لے کر رہ جاتا۔ سب خوشیاں منا رہے تھے آزاد ملک کے آزاد باشندے۔ کوئی کسی کو روک نہیں سکتا تھا۔

(۳)

آخر وہ ساعت منتظرہ آپہنچی۔ اور ہجوم کے ہیجان میں سکون پیدا ہؤا۔ سب خاموشی سے انتظار کرنے لگے۔ سب سے پہلے چیفز آف سٹافز مع سپریم الائڈ کمانڈرز کا جلوس آیا۔ لوگوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے انتہائی گرمجوشی سے جنگی کمانڈروں کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد تین شاہی بگھیاں آئیں۔ پہلی گاڑی میں مسٹر چرچل اور مسٹر ایٹلی بیٹھے تھے۔ ان جنگی لیڈروں کو دیکھ کر ایک بار پھر نعرے بلند ہوئے۔ دوسری گاڑیوں میں کینیڈا۔ جنوبی افریقہ۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ کے وزراء کے علاوہ بعض برطانوی وزراء تھے۔ اس کے بعد شاہی سواری کا انتظار شروع ہؤا۔ ٹھیک ۱۰ بجکر ۵۷ منٹ پر شاہی سواری آئی۔ بادشاہ۔ ملکہ اور دونوں شہزادیاں۔ خوشی کے نعروں اور استقبال کے شور سے فضا گونج اٹھی۔ لوگوں نے ایڑیاں اٹھا اٹھا کر شاہی خاندان کے افراد پر نظر ڈالی۔ یہ شاہی قافلہ سلامی کی جگہ پر جا پہنچا۔ اور اس کے بعد سکاٹش اور آئرش بینڈ نے خاص نغموں سے عجب سماں باندھ دیا۔ گیارہ بجکر بیس منٹ پر جلوس کا پہلا حصہ یعنی مشینی کالم آپہنچا۔ سب سے آگے پولیس موٹر سائیکل گشتی دستہ تھا۔ اس کے بعد اتحادی کمانڈران اس کے بعد رائل نیوی۔ آرمی اور رائل ایر فورس کے کمانڈران اور پھر انواع واقسام کے اسلحہ جنگ کا بے پناہ ہجوم۔ موٹریں۔ گاڑیاں۔ چھکڑے۔ ٹینک۔ ایریل لائٹ ہوس۔ کرین۔ ٹریلر۔ ایمبولینس۔ ٹریکٹر۔ ٹینڈر غرضیکہ سڑک میدان جنگ نظر آتی تھی۔ جب یہ مشینی کالم ختم ہؤا۔ تو اس کے بعد پیدل کالم آیا جس میں اتحادی فوجوں کے سپاہی تھے۔ گویا ایک نظر میں امریکہ۔ چین۔ فرانس۔ بلجیم۔ برازیل۔ چیکوسلواکیہ۔ ڈنمارک۔ مصر۔ حبشہ۔ یونان۔ ایران۔ عراق۔ لکسمبرگ۔ میکسیکو۔ نیپال۔ نیدرلینڈ۔ ناروے۔ ٹرانسجورڈن۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ جنوبی افریقہ۔ نیوفاؤنڈ لینڈ۔ ہندوستان۔ برما اور مغربی۔ مشرقی اور وسطی افریقہ۔ عدن۔ لنکا۔ سائپرس۔ جزائر فاک لینڈز۔ جبرالٹر۔ ہانگ کانگ۔ ملایا۔ جزائر غرب الہند۔ مغربی بحر الکاہل۔ مارشس۔ فلسطین۔ مالٹا وغیرہ وغیرہ کی افواج دیکھیں۔ ان میں گورے بھی تھے کالے بھی۔ لمبے بھی تھے چھوٹے بھی۔ ترقی اردن کے لمبی لمبی ٹوپیوں والے بھی اور ہندوستان کے پگڑیوں والے بھی۔ غرضیکہ ہر رنگ اور ہر طرز کے لوگ دیکھے۔ اس کے بعد مختلف شہری کام کرنے والے سول ڈیفنس۔ پولیس۔ ریلوے۔ نرسنگ سروسز۔ کاشتکاری کا کام کرنے والی برطانوی عورتیں اور مختلف کوریں تھیں۔ بعد میں مختلف صنعتوں میں کام کرنے والے آئے۔

جس میں ساٹھ روپے تولہ والی مشک تاتار۔ نو روپے تولہ کا ایرانی زعفران وغیرہ بیش قیمت اجزاء شامل ہیں (قیمت فی تولہ تین روپے)

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آرمی چرچ کے پادری آئے اور پھر گارڈ کے لوگ آئے۔ کتنا بڑا جلوس تھا۔ کس قدر تنوع۔

(۴)

یہ جلوس بادشاہ کے سامنے سے گذرتا اور سلامی دیتا تھا۔ بادشاہ اور ملکہ کھڑے تھے۔ جواب میں بادشاہ بھی سلام کرتے۔ ابھی یہ جلوس ختم نہیں ہوا تھا کہ آسمان پر طیاروں کے پرواز کا شور بلند ہوا۔ تین سو سات طیارے جن میں مختلف اقسام تھیں فضا میں پرواز کر رہے تھے۔ یہ فلائی پاسٹ تھا۔ یہ سارا جلوس نو میل لمبا تھا۔ اس میں اکیس ہزار افراد نے حصہ لیا۔ جلوس نے بیس میل فاصلہ طے کیا۔ ایک جگہ سے جلوس کے گزرنے پر دو گھنٹے کا وقت صرف ہوا۔ اس کے بعد جشن کا یہ حصہ ختم ہوا۔ شاہی افراد محل کو روانہ ہو گئے۔ لوگ اب دوسری مصروفیات میں حصہ لینے کے لئے حرکت میں آئے۔ مگر اس جم غفیر میں ہلنا تک مشکل تھا۔ لیکن ان لوگوں میں آہستگی اور وقار پایا جاتا ہے۔ دھکا پیل نہیں تھی۔ ورنہ اتنے ہجوم میں سینکڑوں جانیں جاتیں۔ یہ ہر کام کے لئے کیو بنا لیتے ہیں۔ اور اپنی باری پر بڑھتے ہیں۔ اس روز گاڑیوں کے لئے سٹیشنوں پر لمبے لمبے کیو دیکھنے میں آئے۔ ریسٹورانٹوں میں بھی یہی حال تھا۔ ہزارہا لوگ ایک ایک لائن میں کھڑے ہیں۔ اپنی باری کے منتظر۔ یہاں روزانہ فضائی وزارت کی طرف سے آئندہ روز کے موسم کے متعلق اعلان شائع ہوتا ہے۔ اور لوگ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ سوئے اتفاق سے فتح کے دن کے موسم کو سمجھنے میں محکمہ کو غلطی لگ گئی۔ اعلان ہوا تھا کہ بارش کے امکانات بہت کم ہیں۔ بارہ بجے سے بارش شروع ہو گئی۔ اور متواتر کئی گھنٹے ہوتی رہی۔ اکثر لوگ جن کے پاس چھتریاں یا برساتیاں نہ تھیں بھیگ گئے۔ بعد میں فضائی وزارت نے معذرت کی کہ افسوس ہمیں غلطی لگ گئی تھی۔ لیکن باوجود بارش کے لوگوں کے شوق میں کوئی کمی نہ آئی۔ اور وہ اپنی خوشیوں میں مصروف رہے۔

(۵)

رات کو پروگرام کا ایک اہم حصہ باقی تھا۔ بادشاہ کی سواری اب دریا میں سے آتی تھی ٹھیک دس بجے بادشاہ کی کشتی ویسٹ منسٹر برج کے پاس پہنچی۔ یکایک آسمان پر اسّی سرچ لائٹیں دکھائی دیں۔ یہ شاہی سلامی تھی۔ اس کے بعد رنگا رنگ کی روشنیاں آسمان کو جگمگاتی رہیں۔ اس کے بعد فائر ورک تھا۔ یہ آتش بازی کیا تھی۔ فن اور صنعت کے لحاظ سے بہترین نمونہ تھی۔ ہزارہا راکٹ جو نیلے بھی تھے اور سرخ بھی۔ سبز بھی اور زرد بھی آسمان پر نمودار ہوتے۔ اور دیر تک آنکھوں کو چکا چوند کرتے۔ ادھر دریا میں رنگا رنگ کے فوارے چل رہے تھے۔ ویسٹ منسٹر ایبے ہاؤسز آف پارلیمنٹ۔ بکنگھم پیلس۔ سب پر فلڈ لائٹنگ کی گئی تھی۔ لنڈن کا یہ وسطی حصہ نظارہ کے لحاظ سے اپنی مثل آپ تھا۔

ہجوم کی کثرت کا یہ حال تھا کہ جلوس کے موقعہ سے زیادہ تھا۔ پولیس کی ایک کار جس میں ایک بیہوش عورت کو لے جایا جا رہا تھا اس نے ایک سو گز کا فاصلہ بیس منٹ میں طے کیا۔ آخر میں ایک اور دلچسپ امر تھا۔ وہ یہ کہ بی۔ بی۔ سی کے مبصرین نے ہوائی جہازوں میں اڑتے ہوئے ایک دوسرے سے گفتگو کی۔ جو ہم سب نے سنی۔ آسمان پر اڑنے والے طیاروں پر ایک بار سرچ لائٹ پڑی۔ یہ دکھانے کے لئے کہ کس طرح جنگ کے ایام میں دشمن کے طیاروں پر سرچ لائٹ پڑتی۔ اور بعد میں طیارہ شکن توپیں ان کو نشانہ بناتی تھیں۔ گو یہ سب کچھ جنگ کی یاد دلانے والا تھا۔ تاہم لوگ جنگ کے خیال سے خوفزدہ نہیں تھے کیونکہ وہ اب امن میں فتح کی خوشی منانا اپنا حق سمجھتے تھے۔

(۶)

ان خوشیوں پر ایک لاکھ اکتالیس ہزار پونڈ خرچ آیا۔ گویا ہماری جماعت کے سالانہ بجٹ سے ڈیوڑھی رقم انہوں نے ایک دن میں خرچ کر ڈالی۔ ہجوم اور ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے پندرہ ہزار سے زائد پولیس مصروف کار رہی۔ ہجوم میں ۲۷۰۱ اشخاص کو طبی امداد بہم پہنچانا پڑی۔ اکثر ان میں سے بیہوش ہو گئے تھے۔ ۶۵ اشخاص کی حالت زیادہ خراب تھی۔ یہ تعداد صرف ۶ بجے سے دو بجے دوپہر تک کی تھی۔

ہم نے اس موقعہ پر ایک ٹریکٹ موسومہ بہ "اسلام کی فتح" تقسیم کیا۔ جس میں جنگ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے رویا و کشوف بیان کر کے اس فتح کو اسلام کی صداقت کی دلیل ٹھہرایا گیا تھا۔

دنیوی جشن ہمارے لئے کس خوشی کے باعث ہیں۔ ہماری سچی خوشی تو احمدیت کے جشن میں ہے۔ یہ فتح بے شک احمدیت کی صداقت کا نشان ہے۔ لیکن ہمیں تو احمدیت کی کامل فتح کا انتظار ہے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آ جائے جب خدا تعالےٰ کے وعدے پورے ہوں۔ اور احمدیت کو موعودہ غلبہ حاصل ہو۔ اور یہ جھوٹی خوشیاں منانے والے غافل لوگ جن کے جشن عارضی اور جن کی تقاریب وقتی ہیں۔ انہیں بھی احمدیت کے ذریعہ سچی خوشی۔ دائمی جشن اور حقیقی تقریب نصیب ہو۔ اور احمدیت کا جھنڈا ان کے سروں پر اور دوسری سلطنتوں کے جھنڈوں سے بالا لہرائے۔ اور خدائے واحد کا نام ان سب اقوام کے قلبی اطمینان اور روحانی تسکین کا باعث ہو۔

مرزا محمد ابو سعید صاحب مرحوم کے قتل کی تحقیقات

مرزا محمد ابو سعید صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے پولیس کے قتل کا واقعہ ایک ایسا اہم واقعہ ہے کہ تمام مسلمان اخبارات کو اس کے متعلق لکھنا اور حکومت کو توجہ دلانا چاہیئے۔ کہ اصل اسباب اور محرکات قتل کا پتہ لگائے۔ اور اس حادثہ کی تہ میں جو سازش چھپی ہوئی ہے اس کا کھوج لگا کر اسے دور کرے۔ کیونکہ صوبہ کا امن اس بات کا متقاضی ہے۔ معزز معاصر "انقلاب" نے اس کے متعلق حسب ذیل نوٹ لکھا ہے:۔

خانصاحب مرزا ابو سعید صاحب کے متعلق تحقیقات جاری ہے۔ ہم اس سلسلے میں حکام کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ اس تحقیقات میں پوری احتیاط کو مدنظر رکھنی ضروری ہے۔ عام پولیس افسروں تک کا یہ خیال ہے کہ غالباً یہ قتل کسی سازش کے ماتحت ہوا ہے۔ ریلوے پولیس کے صدر دفتر کے پھاٹک پر علی الاعلان دن دہاڑے ایک سکھ کانسٹیبل نے مرزا صاحب کو بندوق کا نشانہ بنا دیا۔ کسی شخص نے قاتل کو فوراً گرفتار کرنے کی کوشش نہ کی۔ جس حالت میں وہ کانسٹیبل ڈیوٹی سے فارغ ہو چکا تھا۔ تو اس کے پاس بندوق کیوں تھی؟ آخر اسلحہ داخل کرنے کا قانون اس کانسٹیبل کے تعلق میں نرم کیوں کر دیا گیا؟ کیا اس وقت دفتر پر کوئی پہرا تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تھا۔ تو اس کی وجہ کیا ہے؟ ریزرو انسپکٹر موقعہ پر موجود تھا۔ اس نے قاتل کو بروقت پکڑنے کی کوشش کے بجائے چھپ کر اور دبک کر بیٹھے رہنے کی ضرورت کیوں محسوس کی؟ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس اور بعض دوسرے لوگ اس قتل کو محض اتفاقی حادثہ قرار دینے پر مائل ہیں۔ یہ تحقیقات کا دیانتدارانہ طریقہ نہیں ہے۔ کوئی شخص یہ ماننے پر آمادہ نہیں ہے کہ اس کانسٹیبل نے محض تنزلی یا تبدیلی نہ ہونے کی وجہ سے مرزا صاحب کو قتل کر دیا۔ اس قتل کے حقیقی وجوہ زیادہ گہرے معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے تحقیقات خاص توجہ سے کی جانی چاہیئے۔

درخواستہائے دعاء

(۱) سلطان عالم صاحب قریشی شملہ نے امسال بی۔ اے کا امتحان دیا ہے (۲) شفیع اللہ خانصاحب بی۔ اے الہ آباد کے والد صاحب بیمار ہیں۔ (۳) ملک مظفر احمد صاحب جبلپور کا لڑکا مسعود احمد بعارضہ بخار بیمار رہے (۴) اعجاز احمد صاحب قمر جالندھری کی ہمشیرہ صاحبہ نے "مولوی" کا امتحان دیا ہے (۵) عبد الرحیم صاحب علاء خانہ اور بشیر اللہ خانصاحب اسماعیلیہ پر ایک فوجداری مقدمہ دائر کیا گیا ہے (۶) محمد اسلم صاحب مسٹیبل ملتان سول ہسپتال میں بیمار ہیں (۷) سیٹھ نور محمد صاحب کی بھاوجہ صاحبہ بیمار ہیں مرض دن بدن بڑھ رہا ہے (۸) بیگم ہادی علی خانصاحب رام پور عرصہ سے بیمار ہیں (۹) جمیل احمد صاحب رشید و سعید احمد صاحب رشید نے بی۔ اے و انجنیئرنگ کا امتحان دیا ہے (۱۰) بشیر احمد خانصاحب خلف چوہدری عبد الرحیم خانصاحب ... خانصاحب کا لڑکا ٹی بی سے بیمار ہے۔ (۱۱) عبد الحکیم خانصاحب اندور کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں (۱۲) شیخ فضل احمد صاحب موگا بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ (۱۳) محمد یوسف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں (۱۴) عبد الصادق صاحب کوٹیاں چھپر بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ (۱۵) جماعت احمدیہ سونگڑہ کے امیر سید میاں دار الحق صاحب اور نائب امیر سید عبد الحلیم صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تبلیغی جدوجہد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپریل سنہ۶ء میں کل ۱۹۳ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ۹۰ نو مبایعین نے مندرجہ ذیل احباب کے ذریعہ بیعت کی جزاھم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر بیعت قادیان)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
جناب غلام محمد صاحب سیکرٹری مال باڑی پورہ کشمیر	۶
جناب تاج دین صاحب گرگر منڈی لاہور	۶
جناب نصیر الدین صاحب وکیل بنگہ برلائے	۵
جناب صوبیدار برکت علی صاحب بہادر لیپہ	۵
جناب محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری تبلیغ نونگ	۴
جناب سکندر علی صاحب بھینی باگھر	۳
جناب ظفر احمد صاحب صدیقی قادیان	۳
میاں صدر دین صاحب لواڑہ کشمیر	۳
مولوی عبد القادر صاحب	۳
قاضی ضیاء اللہ صاحب حافظ آباد	۳
منشی شجاعت علی صاحب سیکرٹری بیت المال	۳
جناب عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری تبلیغ سکھر	۲
سید عبد المجید صاحب منیجر ریاض اسٹیٹ سندھ	۳
سید محمد میاں صاحب امروہہ یوپی	۲
جناب غلام محمد صاحب شیخوپورہ ضلع گجرات	۲
جناب عبد الرحیم صاحب جبلپور	۱
جناب حمید اللہ خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱
جناب سراج الحق صاحب پٹیالہ	۱
جناب احسان احمد صاحب	۱
جناب بشیر احمد صاحب مرادپوری گوڑ سیدپور	۱
حوالدار غلام نبی صاحب قادیان	۱
جناب عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی	۱
کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری قادیان	۱
محمد بوٹا صاحب داد لینڈی گورداسپور	۱
چوہدری حیات محمد صاحب ریاست بہاولپور	۱
جناب محمد صادق صاحب ہربنس پورہ نزد مغلپورہ	۱
سید محمد شاہ صاحب کہنہ پور کشمیر	۱
جناب فیض عالم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مالوکے ضلع سیالکوٹ	۱
مستری عبد الکریم صاحب قادیان	۱

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
سید اصغر حسین شاہ صاحب سیکرٹری بیت المال	۱
مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ	۱
جناب محمد نور عالم صاحب متعلم بی اے کلاس	۱
مستری اللہ بخش صاحب شاہدرہ	۱
چوہدری چھجو خان صاحب سرودھہ	۱
جناب غلام علی صاحب جی۔ ڈی کمپنی لکھنؤ	۱
میاں نور محمد صاحب پہرہ دار قادیان	۱
جناب ملک معراج دین صاحب امرتسر	۱
علی محمد صاحب احمدی دوکاندار گھسیٹ پورہ ضلع ہوشیارپور	۱
مولوی حسن دین صاحب متعلم مولوی فاضل قادیان	۱
جناب عطاء الرحمٰن صاحب قلعہ میاں سنگھ	۱
حکیم سردار محمد صاحب ریاست بہاولپور	۱
جناب محمد علی صاحب سوڈا واٹر فروش قادیان	۱
حکیم عبد الرحیم صاحب مسجد فضل قادیان	۱
میاں علی محمد صاحب موصی انسپکٹر وصایا	۱
سید رضا حسین صاحب عرضی نویس آنولہ یوپی	۱
نائک محمد یوسف صاحب احمدی ننگل ضلع سیالکوٹ	۱
جناب عبد الواحد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکھانہ ضلع فیروزپور	۱
جناب محمد طفیل صاحب حوالدار پولیس میرپور خاص	۱
مولوی غلام قادر صاحب دیہاتی متعلم قادیان (سندھ)	۱
حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد	۱
جناب میاں امام دین صاحب چک شکری ضلع گجرات	۱
عبد الرحیم صاحب بھٹی لدھیانہ	۱
جناب نور محمد صاحب پروپرائٹر ریڈیو قطب روڈ — دہلی	۱
صوفی عبد الحکیم صاحب۔ کراچی	۱

اچھی چیزیں اور طبیہ عجائب گھر قادیان

محترم مولانا سالک صاحب ایڈیٹر روزنامہ انقلاب کا مکتوب گرامی

دفتر انقلاب ۵ جون۔ عزیزم مکرم! السلام علیکم:-

مجھے آدھ سیر چوب چینی نہائیت صاف ستھری گلابی رنگ کی اور ہلکی مطلوب ہے یہاں بازار میں دریافت کیا گیا لیکن اچھی نہیں ملتی۔ اگر آپ کے پاس موجود ہو۔ تو سبحان اللہ:-

اور اگر آپ کہیں سے مہیا کرا سکیں تو بہتر ہوگا۔ زیادہ ضروری یہ ہے۔ کہ گلابی رنگ کی اور ہلکی ہو۔ پرانی نہ ہو۔ قیمت کا خیال نہ کیجئے میں ہر قیمت پر خریدنے کے لئے تیار ہوں۔ آپکو صرف واسطہ بنانا چاہتا ہوں۔ اس لئے کہ جہاں جہاں سے اچھی ادویہ دستیاب ہو سکتی ہیں۔ وہ مقامات آپ کے علم میں ہیں

خدمات لائقہ کے لئے ہر وقت مستعد

سالک

دس انگریزی تبلیغی کتابیں تین روپیہ میں

اسلامی اصول کی فلاسفی	۱—۲—۰	دنیا کا آئندہ مذہب	۰—۴—۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱—۰—۰	آسمانی پیغام	۰—۴—۰
نماز مترجم باتصویر	۰—۴—۰	دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	۰—۴—۰
پیغام صلح و دیگر مضامین	۰—۴—۰	نظام نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ	۰—۴—۰
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر کارنامے	۰—۴—۰	تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات	۰—۲—۰ / ۰—۰—۴

جملہ دس کتابوں کا سیٹ معہ ڈاک خرچ تین روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

حب جنید

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹیریا۔ مراق۔ کیلئے نہائیت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔

قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

کوٹھیاں برائے فروخت و کرایہ

دھرمسالہ میں نہایت اعلیٰ موقع پر کوٹھیاں کرایہ کے لئے خالی ہیں۔ اور عمدہ موقع کی قابل فروخت بھی ہیں

شیخ برکت علی۔ کوتوالی بازار دھرمسالہ

اراضیات کی خرید و فروخت کے متعلق ہم سے خط و کتابت کریں!

چوہدری حاکم دین مختار عام

سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر جو بقیمت ایک روپیہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں
سے مل سکتا ہے۔ ڈرافٹسمین (سول انجینئرنگ) کی چار عارضی آسامیاں پر کرنے کیلئے
۲۲ انگ امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان میں ۲ مسلمانوں
کے لئے مخصوص ہیں ایک سکھوں۔ پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کیلئے
اس کے علاوہ پانچ موزوں امیدواروں (تین مسلم۔ ایک اچھوت اور ایک غیر مخصوص)
کے نام فہرست انتظار پر رکھے جائینگے۔
تنخواہ سو روپیہ ماہوار ۱۲۰-۲-۱۰/۲-۰۰ اکے گریڈ میں مہنگائی اور دیگر الاؤنسوں
کے جواز ...ے قواعد مل سکتے ہیں۔ رعایتی نرخوں پر اجناس خوردنی خریدنے کا
بھی حق ہوگا۔
قابلیت۔ سول انجینئرنگ کی کسی مستند یونیورسٹی کالج یا سکول کا سول انجینئرنگ
ڈپلوما یا ڈگری ہونی لازمی ہے۔
عمر۔ عمر تیس سال تک ہونی چاہیئے۔ اور شیڈولڈ اقوام کے لئے ۳۳ سال تک
تفاصیل کیلئے اپنے پتہ کے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو سیکرٹری
کو لکھیے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۷ جون - کل وزارتی مشن اور وائسرائے کی طرف سے جو بیان شائع ہوا تھا آج تیسرے پہر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اس پر غور کیا۔ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے قبل مولانا آزاد نے سر سٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملاقات ان شکوک کو دور کرنے کے لئے کی گئی تھی جو اس بیان سے پیدا ہوئے ہیں۔ بیان میں اڑیسہ کے وزیر اعظم مسٹر ایچ مہتاب کو عارضی گورنمنٹ کا ممبر بنانے کی تجویز کی گئی ہے۔ حالانکہ کانگرس ہائی کمانڈ یہ نہیں چاہتا۔ اسی طرح کانگرس ورکنگ کمیٹی کے لئے یہ سوال بھی کافی اہمیت رکھتا ہے کہ عارضی گورنمنٹ کے محکمہ جات کس طرح تقسیم کئے جائیں گے۔ عام خیال یہی ہے۔ کہ چند شکوک کا ازالہ کرنے کے بعد کانگرس عارضی گورنمنٹ میں شمولیت اختیار کرے گی۔

نئی دہلی ۱۷ جون مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے آج سوا تین گھنٹے وزارتی مشن اور وائسرائے کے تازہ بیان پر غور کیا۔ کل پھر ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا - آج سات بجے شام مسٹر جناح نے وزیر ہند سے اسی سلسلے میں ملاقات کی۔

کولمبو ۱۷ جون - لنکا میں حکومت ہند کے نمائندے مسٹر اینے نے گاندھی جی اور مسٹر جناح کو تار دیا ہے جس میں وزارتی سکیم کو منظور کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۷ جون - آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کے صدر ڈاکٹر امبیدکر نے بذریعہ تار وزیر اعظم برطانیہ سے احتجاج کیا ہے کہ عارضی گورنمنٹ میں اچھوتوں کو صرف ایک نشست دی گئی ہے

شملہ ۱۷ جون - سردار بلدیو سنگھ آج شملہ سے دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مشورہ کے لئے آپ کو بلایا ہے۔

نئی دہلی ۱۷ جون حکومت ہند نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت ہند کے مقرر کردہ کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں یکم جنوری ۱۹۴۷ء سے تمام سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۷ جون - ریلوے فنانس سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر مسٹر آئنگر نے ایک بیان میں بتایا کہ کمیٹی نے بہت حد تک ریلوے فیڈریشن کے مطالبات کو منظور کر لینے کی کوشش کی ہے تنخواہوں کی سکیل میں تبدیلی کرنے کا سوال کمیشن کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ وہ ثالثوں کی نسبت ملازمین کے مفاد کے لئے زیادہ بہتر فیصلہ کرے گا۔ کل ریلوے فیڈریشن کی کونسل کے اجلاس میں تازہ صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ اسی سلسلہ میں مجوزہ عارضی گورنمنٹ کی تشکیل کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۷ جون - وائسرائے اور وزارتی مشن نے اپنے تازہ بیان میں جن اصحاب کو عارضی گورنمنٹ کا رکن بننے کے لئے دعوت دی ہے ان کی فہرست یہ ہے۔ (۱) مسٹر جناح (۲) نواب زادہ لیاقت علی خان (۳) خواجہ سر ناظم الدین (۴) سردار عبدالرب نشتر (۵) نواب اسماعیل خان (۶) سردار بلدیو سنگھ (۷) سر این۔ پی انجینئر (۸) مسٹر جگ جیون رام (۹) مسٹر ایچ کے مہتاب (۱۰) پنڈت جواہر لال نہرو (۱۱) سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ (۱۲) ڈاکٹر راجندر پرشاد (۱۳) مسٹر سی راجگوپال آچاریہ (۱۴) ڈاکٹر جان متھائی۔

کلکتہ ۱۶ جون دو ریلوے گاڑیوں میں تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں متعدد اشخاص مجروح ہو گئے۔ حادثہ کا سبب ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔

قاہرہ ۱۶ جون سعودی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ فلسطین کے مفتی اعظم سعودی عرب میں نہیں پہنچے۔ اور ان کے موجودہ قیام و قرار کے متعلق حکومت کو کوئی علم نہیں ہے۔

یروشلم ۱۷ جون - دو یہودی نوجوانوں کو برطانوی فوج پر گولیاں چلانے اور بم پھینکنے کے الزام میں سزائے موت کا حکم دیا گیا ہے

دمشق ۱۶ جون - عرب لیگ کونسل کا اجلاس ختم ہو گیا۔ کونسل نے اینگلو امریکن کمیشن کی رپورٹ کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں کو مراسلات بھیجے ہیں۔ جن میں ان سفارشات کے متعلق اپنا رویہ کی وضاحت کی ہے۔ کونسل نے اس امر پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ میں ترمیم کرنے کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی تھی اس میں روکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں۔

ڈبلن ۱۷ جون - کل رات تیس یورپینوں نے سول نافرمانی کرنے والے ہندوستانیوں پر چھاپہ مارا۔ اور ان کے کیمپ وغیرہ اٹھا کر لے گئے ہندوستانیوں نے کوئی مزاحمت نہ کی۔

بیت المقدس ۱۷ جون فیلڈ مارشل منٹگمری کل فلسطین سے ہندوستان کیلئے روانہ ہو گئے۔

جبلپور ۱۷ جون - نائک عبداللہ خان اور اتم سنگھ کو آج جبلپور جیل سے رہا کر دیا گیا ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ پچھلے دنوں جبلپور میں جو ہڑتال ہوئی۔ انہوں نے اس کی قیادت کی تھی۔ عدالت نے ملزموں کو بے قصور پا کر بری کر دیا ہے۔ اور کمانڈر انچیف نے اس فیصلہ کی تصدیق کر دی ہے

لاہور ۱۷ جون کل سردار کرتار سنگھ نے ایک تقریر کے دوران میں اعلان کیا - کہ سکھ یہ امر ہرگز برداشت نہ کریں گے۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ ان سے بے اعتنائی کریں۔ اس وقت سکھ متحد ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ پنجاب کی جو الجھن اس وقت درپیش ہے۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ یا تو سکھوں کو زیادہ نشستیں دی جائیں یا پنجاب کے دو حصے کر کے ایک حصہ سکھوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ اور دوسرا مسلم لیگ کے پاس رہے۔

بمبئی ۱۷ جون - آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے صدر مسٹر حسین بھائی لالجی نے عارضی حکومت پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا جب تک کانگرس اور مسلم لیگ اقلیتوں کے حق میں کوئی بیان نہ دیں شیعوں کو صبر سے کام لینا چاہیئے جب لیگ کانگرس کیساتھ اشتراک عمل پر آمادہ ہو رہی ہے۔ تو اقلیتوں کی علیحدگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پیرس ۱۷ جون آج وزرائے خارجہ کی کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ جس میں ایجنڈا کی پہلی شق کو زیر بحث لایا گیا۔

ماسکو ۱۶ جون - ایک روسی اخبار کی اطلاع کے مطابق ایران کے وزیر اعظم نے ایک بیان دیا کہ گو میں برطانیہ سے دوستی چاہتا ہوں لیکن اس بات کو کبھی برداشت نہیں کرونگا کہ برطانیہ ایران کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔ حکومت ایران اپنے ملک کی آزادی کو ہر قیمت پر برقرار رکھنے کی کوشش کرے گی۔

لنڈن ۱۶ جون - لنڈن ٹائمز اپنی تازہ اشاعت میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ کانگرس کو دانشمندانہ تدبر کا ثبوت دیتے ہوئے کانگرس لیگ برابری کا اصول مان لینا چاہیئے۔ کیونکہ مسلمانوں کی تشویش خواہ ہندوؤں کے نزدیک کتنی ہی غیر مناسب اور ناجائز ہو۔ لیکن اس تشویش کو بہرحال فیاضانہ اور رواداری کے اصول سے دور کیا جا سکتا ہے۔

کابل ۱۶ جون - افغان گورنمنٹ اور روس کے درمیان ایک سابقہ معاہدہ کی تجدید کرتے ہوئے روس اور افغان سرحدوں کی نئی حد بندی کر دی گئی ہے۔ نیز افغانستان نے اپنا ایک علاقہ روس کے سپرد کر دیا ہے - کیونکہ اس علاقہ کے باشندوں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔

مدراس ۱۶ جون - مدراس کے وزیر تعمیرات نے بتایا - کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں صوبہ کے کئی اضلاع میں ممانعت شراب کا بل پیش کر دیا جائیگا۔

لکھنؤ ۱۶ جون حکومت یو پی نے لفظ ورنیکلر کو سرکاری طور پر متروک قرار دیدیا ہے چنانچہ ماتحت حکام کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ آئندہ اس لفظ کی بجائے ہندوستانی زبان کے الفاظ استعمال کئے جائیں۔

لنڈن ۱۶ جون - لیبر پارٹی کی سالانہ کانفرنس آج ختم ہو گئی ہے۔ کانفرنس میں اس بات پر زور دیا گیا - کہ مشرقی لوگوں کو بلا لحاظ نسل و رنگ پوری خود مختاری کا حق ہونا چاہیئے - اور ایشیائی چارٹر کے اصولوں کی ایسے رنگ میں وضاحت کر دینی چاہیئے - جس سے تمام مشرقی ممالک مطمئن ہو جائیں۔

لاہور ۱۶ جون - لاہور کارپوریشن کے آئندہ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ یہ مطالبہ پیش کیا جائیگا - کہ شہر کو گداگروں سے پاک کر دیا جائے - اور کارپوریشن کے ملازمین اور کاروباری اصحاب پر گداگری ٹیکس عائد کر دینا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah